# پلازما عطیہ کرنے کا حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱:...... پلازما کا عطیہ کرنا کیسا ہے؟

واضح رہے کہ پلازما انسانی خون کا ایک حصہ ہوتا ہے جو خون میں سے ریڈ سیلس اور وائٹ سیلس جدا کرنے کے بعد بچتا ہے اور اس کا رنگ زرد ہوتا ہے اور اس کو خون کی طرح جسم میں ڈالا جاتا ہے اور اس عمل کو پلازما تھیراپی کہتے ہیں اور یہ تھیراپی اس لیے کی جاتی ہے کہ جو شخص کس مرض سے شفایاب ہوا ہو اس کا پلازما لے کر اسی مرض میں مبتلا کسی دوسرے مریض میں ڈالا جاتا ہے، اس احتمال کی وجہ سے کہ شفا پانے والے مریض کے پلازما میں موجود کسی اینٹی باڈی سے وہ مرض ختم ہوا ہوگا تو ممکن ہے وہی اینٹی باڈی کسی اور مریض کو بھی اس مرض سے بچالے، البتہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ عمل ڈاکٹروں کے نزدیک بھی محض احتمال کا درجہ رکھتا ہے۔

۲:......موجودہ صورت حال میں کورونا وائرس سے شفایاب ہونے والے شخص کا اس کا عطیہ کرنا کیسا ہے؟ جب کہ اس وبائی مرض کی ابھی تک کوئی دوائی دریافت نہیں کی گئی ہے اور اس تھیراپی کے ذریعہ امید ہے کہ کسی کو شفا ہوجائے، لیکن یہ محض احتمال ہے، ظن غالب نہیں ہے، کیا احتمال کی بنیاد پر پلازما ڈونیٹ کرنے کی اجازت ہوسکتی ہے؟

پھر اس میں ایک دوسری خرابی، اس کی خرید وفروخت کی شکل میں بھی سامنے آرہی ہے جو کہ قطعاً ناجائز ہے۔ نیز فقہائے کرام نے خون عطیہ کرنے کی اجازت بھی اسی صورت میں دی ہے جبکہ واقعی ضرورت اور مجبوری ہو اور اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو۔

۳:......موجودہ صورت حال میں اس کے عطیہ کرنے کی اپیل کرنا یا ترغیب دینا کیسا ہے؟

مستفتی: علی عثمانی

## الجواب حامدًا ومصليًا

واضح رہے کہ جب خون سے خون کے خلیے یعنی سفید اور سرخ خلیے نکال دیئے جائیں تو جو باقی ہلکے زرد رنگ کا مائع بچتا ہے اسے طب جدید کی اصطلاح میں پلازما کہا جاتا ہے، یہ انسان کے دیگر اعضاء کی طرح مستحکم عضو نہیں ہے، بلکہ خون کی طرح انسان کا جزء ہے۔ جو مریض کرونا سے صحت یاب ہوجاتے ہیں ان کے خون میں کرونا وائرس کے خلاف دافع جسم (اینٹی باڈیز) بن جاتی ہیں، ان کے خون کے پلازما میں موجود یہ اینٹی باڈیز اگر کسی بیمار شخص کے جسم میں داخل کی جائیں تو اس کی صحت یابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، علاج کا یہ طریقہ کار نیا نہیں ہے، بلکہ طویل مدت سے مختلف قسم کے ایسے وبائی امراض کے علاج کے لیے استعمال ہورہا ہے جن کی دوا اور ویکسین وغیرہ ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ ویسے تو دنیا کے تمام طریقہ ہائے علاج ظن اور احتمال کے درجہ میں ہیں، اسی طرح پلازما کے ذریعہ طریقۂ علاج بھی احتمال کے درجے میں ہے جو بعض مریضوں کے علاج میں مؤثر ہے اور بعض مریضوں کے لیے نقصان دہ غیر مؤثر ثابت ہوا ہے۔ بہرحال اگر ماہر ڈاکٹر اس پر متفق ہوں اور یہ تشخیص کریں کہ یہ پلازما مریض کی صحت یابی کے لیے مدد اور معاون ہے تو ضرورت کے وقت خون کی طرح پلازما عطیہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ ضرورت کے وقت مستحسن عمل ہے، البتہ اس کی خرید وفروخت شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

’’عن أبي جُحيفة رحمه الله أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الدم وثمن الكلب وكسب الأمة الخ .‘‘ (صحیح بخاری، ج:۱۰، ص:۲۹۸)

| | | |
|---|---|---|
| الجواب صحیح | الجواب صحیح | کتبہ |
| ابوبکر سعید الرحمٰن | محمد انعام الحق | تقی الدین شامزی |
| | الجواب صحیح | دار الافتاء |
| | عبد القادر | جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن |

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....

القلم کمپوزنگ سینٹر
درج ذیل کاموں کے لیے رابطہ کریں
- معیاری اردو اور عربی کمپوزنگ
- اردو، عربی کتابوں کی پروف ریڈنگ اور تصحیح
- اردو، عربی کتابوں کی ایڈیٹنگ اور سیٹنگ
- عربی سے اردو ترجمہ

فون نمبر 0313-1202667
Email: alqalamcomposing@gmail.com